بھی نہیں کیونکہ سو پشت سے ہے پیشہ آباء زرگری اور جب فیصلہ ہی یہ ہے کہ اقتدار میں ہی رہنا ہے بلکہ اقتدار کے شہتیر کی چھپکلی بن کے جینا ہے اور مسجود جمہوریت کی دہلیز ہی پہ جبیں سائی کرنا ہے انہیں سجدہ کرنے سے کام ہے مسجود جمہوریت لیگ ہو تو اسے سہی اور معبود جمہوریت پیپلز پارٹی ہو تو یہاں سہی۔

شریعت بل

اک موج ہوا پیچاں اے میر نظر آئی
شاید کہ بہار آئی زنجیر نظر آئی

ضیاء الحق مرحوم کے آخری دنوں میں دو سینیٹروں مولانا سمیع الحق صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کا پیش کردہ شریعت بل آخر کار عہد بے نظیر میں سینٹ نے منظور کر ہی لیا یوں جمہوریت زدہ علماء کا ایک گروہ دوسرے گروہ کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا اس شریعت بل کو ملکی قانون کی صورت اختیار کرنے میں ابھی پارلیمانی مراحل سے بھی گزرنا ہے۔

دام ہر موج میں ہے حلقۂ صدکام نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

پاکستان کی مسلم پارلیمنٹ میں ایسے ایسے مسلمان بھی ہیں جو ابھی سے تلملانے لگے ہیں اور ان کی "مسلمانیاں" بھی دام ہم رنگ زمیں میں جھینگروں کے طرح شور مچا رہی ہیں یعنی گو مشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں۔ برسر اقتدار طبقہ جو مغربی کلچر میں گلے گلے دھنسا ہوا ہے وہ اور ان کی ثقافتی نرتکیاں طبقہ طبقہ شور بپا کئے ہوئے ہیں کہ یہ شریعت بل آئین سے نہ صرف "ٹکر" لیتا ہے بلکہ آئین کے سراسر منافی ہے

اور "صحافتی صنعت" کے بے ضمیر بیوپاری مسلسل ان کی حوصلہ افزائی میں بگٹٹ ہیں ہم ان سے کہتے ہیں تم، تمہاری سیاست، اقتدار، تمہارا آئین و قانون تمہاری زندگی کے شب و روز اور تمہارے معاون صحافتی صنعت کار یکسر شریعت کے منافی ہو تم اس لئے پریشان ہو کہ اگر شریعت اسلامی پاکستان کا قانون بن گئی تو تمہارا تمام کافرانہ ڈھانچہ ٹوٹ کر رہ جائے گا اور تمہیں شریعت کی ماتحتی قبول کرنا ہوگی جس کے لئے نہ تم مارچ ۱۹۴۰ء میں تیار تھے نہ اب نہ تب مخلص تھے نہ اب تب تم نے اسلام کا استحصال کیا اور اب جمہوریت کا تب تم برطانیہ زدہ تھے اب امریکہ زدہ۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود
تم مسلماں ہو کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں "ہنود"

(تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ) اقبال نے تمہارے متعلق ہی تو کہا تھا اور قائداعظم نے تمہیں اپنی جیب کا "کھوٹا سکہ" کا خطاب دیا تھا تم کسی قابل ہوتے تو مشرقی پاکستان کیوں الگ ہوتا؟ تم میں کسی قسم کی انسانی قدریں باقی ہوتیں تو کراچی حیدر آباد اور لاہور میں انسانوں کو یوں نہ مارا جاتا جس طرح جاگیر دار کیڑے مار کر اپنی فصل بچاتا ہے تم نے ہمیشہ اقتدار کو بچانے کے لئے انسانی فصل کاٹی مولوی، ملاازم اور پاپائیت کی ناپاک اصطلاحات سے دین و شریعت کو گالی بکی اپنی فرنگ زادگی کے تحفظ کے لئے قوانین شریعت کو ملاازم کہا اور جب بھی تمہاری جمہوریت کا راستہ اختیار کر کے علماء نے کوئی دینی سعی کی تم نے اس کے راستہ میں خوفناک رکاوٹیں کھڑی کیں ہم تم سے کسی خیر کی توقع نہ پہلے رکھتے تھے نہ اب ہے لیکن تم سے ایک سوال ہے کہ دین و شریعت کے لئے جمہوری ذرائع اختیار کرنا تو بات سمجھ میں آئی مگر دین و شریعت کے خلاف ترغیب، کنویسنگ اور بیان بازی۔ کیا یہ جمہوری عمل ہے؟ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ بحیثیت